

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## توحید کا سفر

تالیف: ڈاکٹر محمد العریفی

ترجمہ: شیخ انصار زبیر محمدی

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على أشرف الانبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مدینہ میں سخت قحط پڑا، بارش بالکل نہ ہوئی صحابہ کرام نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا شکوہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کو لے کر میدان میں نکل پڑے اور صلاۃ استسقاء ادا فرمائی۔ پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی: ”اے اللہ جب ہم خشک سالی سے دوچار ہوتے تو تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے تجھ سے دعا کرتے تھے، تب تو بارش برساتا تھا، اب تیرے نبی ﷺ زندہ نہیں رہے تو ہم تیرے نبی کے چچا کی دعا کو تیری طرف وسیلہ بناتے ہیں۔“ پھر عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے عباس کھڑے ہو جائیے اور ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کیجئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ان کی دعا پر لوگ آمین کہتے، روتے اور دعا کرتے رہے، یہاں تک کہ ان کے اوپر بدلی گھرائی اور جم کر بارش ہوئی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایمانی شان دیکھئے، دینی مسائل میں ان کی سوچ بوجھ ہم سے زیادہ تھی، ان کے دلوں میں بنی کریم ﷺ کی محبت بھی ہم سے زیادہ تھی، مگر جب انہیں ضرورت پڑتی یا مشکل پیش آتی تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرپر جا کر یہ نہیں کہتے تھے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ سے ہمارے لئے سفارش فرمادیں۔ ہر گز نہیں کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ میت سے دعا کرنی جائز نہیں ہے، خواہ وہ بنی مرسل ہو یا ولی مقرب، وہ اپنی حاجات کو پوری اور تکالیف کو دور کرنے کے لئے اپنے زندہ صالحین کی دعاؤں کا سہارا لیتے تھے۔ مگر افسوس اور صد افسوس! آج کے یہ مسکین اور عقل کے مارے جن کے عقل میں بات نہیں آتی۔

### شرک کے چند وسائل

#### ۱۔ غیر اللہ کی قسم کھانا:

جیسے کعبہ کی قسم کھانا، امانت کی قسم کھانا، کسی کے شرف اور مرتبہ کی قسم کھانا، کسی کے تبرک کی قسم کھانا، کسی کے زندگی کی قسم کھانا، سر کی قسم کھانا، یا کسی ولی یا بزرگ کے مقام و مرتبہ کی قسم کھانا، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانا، باپ دادا اور ماؤں کی قسم کھانا کسی شخص کے لئے جائز نہیں بلکہ سراسر حرام ہے، اسلئے کہ قسم ایک طرح کی تعظیم ہے۔ جو اللہ کے سوا کسی اور کیلئے قطعاً جائز نہیں۔ امام احمد بن حنبل نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ) جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ (مرہوہ الترمذی وصححہ الألبانی)

دوسری روایت میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ (مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لَيْسَتْ) "جسے قسم کھانی ہو تو اسے چاہئے کہ اللہ کی قسم کھائے، یا پھر خاموش رہے۔ (رواہ البخاری)

بعض لوگوں کی زبانوں پر چند شرکیہ الفاظ رائج ہوتے ہیں، جیسے کسی انسان کا یہ کہنا، ماشاء اللہ و شئت جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں، یا اسی طرح یہ کہنا کہ اگر اللہ اور آپ نہ ہوتے، میرے لئے تو صرف آپ ہیں اور اللہ ہے، ایسا تو اللہ اور آپ کی برکتوں کی وجہ سے ہے، وغیرہ۔ یہ سب شرکیہ الفاظ ہیں، صحیح جملہ یہ ہے کہ اگر اللہ نے چاہا پھر فلاں نے، اگر اللہ نہ ہوتا پھر فلاں شخص نہ ہوتا وغیرہ۔

اگر کسی نے اس عقیدہ کے ساتھ غیر اللہ کی قسم کھائی کہ وہ عظمت و مرتبہ میں اللہ کے برابر ہے تو یہ شرک اکبر ہے لیکن اگر غیر اللہ کی قسم کھاتے وقت یہ عقیدہ رکھا کہ وہ ہستی اللہ سے کم تر ہے تو یہ شرک اصغر ہوگا۔ بلائیت وارادہ غیر اللہ کی قسم کے الفاظ زبان سے ادا ہو جائیں تو اس کا یہ کفارہ ادا کیا جائے، جیسا کہ صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: (مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِأَلَلَاتٍ وَالْعَزَىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) "جس نے لات و عزی کی قسم کھائی تو اسے چاہئے کہ لا الہ الا اللہ کہے"۔ مگر افسوس کہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم تو کھالتے ہیں مگر اپنے پیر، ولی اور بزرگ کی جھوٹی قسم کھانے کی ہمت اور جرات نہیں رکھتے۔

## ۲. تعویذ گنڈہ لٹکانا:

نظر بد وغیرہ سے بچنے کیلئے تعویذ، گنڈہ، کاغذ کا پرزہ، گھونگھا، سیپ، کوڑی، کالا دھاگا، سکہ، چھوٹا چاقو، ہاتھی کے دانت کی بنی کوئی چیز، (چمڑا) یا ہڈی وغیرہ لٹکانا شرک کے وسائل میں سے ہے۔ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ یہ سب چیزیں آفت و مصیبت ٹالنے یا دور کرنے کے وسائل ہیں تو ایسا عقیدہ رکھنا شرک اصغر ہے۔ لیکن اگر یہ عقیدہ ہو کہ یہ تعویذ گنڈے وغیرہ از خود مصیبت دور کر دیں گے تو ایسا عقیدہ رکھنا شرک اکبر ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے انسان کا تعلق غیر اللہ سے جڑ جاتا ہے۔ تعویذ کی دو قسمیں ہیں:

❖ **قرآنی آیات کی تعویذ:** اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کاغذ یا کپڑے یا جلد یا سونے چاندی کی تختی پر قرآنی آیتیں لکھ کر گلے یا ہاتھ میں لٹکائی جائیں یا بازو پر باندھی جائیں تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے کسی فعل سے اس کا ثبوت نہیں ملتا، بلکہ ایسی تعویذیں غیر قرآنی تعویذیں لٹکانے کا راستہ ہموار کرتی ہیں۔

❖ **غیر قرآنی آیات کی تعویذیں:** جن پر جنوں یا جادو گروں کے نام یا ان کے کوڈ لکھے ہوں۔ ایسی تعویذیں شرکیہ وسائل میں سے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے کسی آدمی کے گلے سے تعویذ کاٹ دی یا توڑ کر پھینک دیا تو یہ فعل ایک غلام آزاد کرنے جیسا ہے۔

حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جس نے اپنے ہاتھوں میں لوہے کا کڑا پہن رکھا تھا۔ اس سے پوچھا یہ کیا پہن رکھا ہے؟ جواب دیا واہنہ (ایک بیماری) سے بچاؤ کے لئے پہنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے نکال کر پھینک دو۔ اس سے تمہاری واہنہ کی بیماری اور بڑھے گی۔ اور اگر اسے لٹکائے ہوئے مر گئے تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ (مرہواہ ابن ماجہ وضعفہ الألبانی)

یہی حال جھاڑ پھونک کا ہے۔ جنہیں مریض پر پڑھ کر دم کیا جاتا ہے اگر اللہ کا کلام، اس کے اسماء و صفات، سورۃ الفاتحہ، ومعوذتین اور ماثورہ دعائیں پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ لیکن جن ملائکہ اور انبیاء و اولیاء کا نام لیکر پڑھنا اور پھونکنا غیر اللہ کو پکارنے کے لئے دعا کرنا یہ سب شرک اکبر ہے۔

### علم غیب کا دعویٰ کرنا:

غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ( قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ) کہہ دیجئے کہ آسمان والوں اور زمین والوں میں سے اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ (سورۃ النمل: ۶۵)

اس آیت میں صراحت کر دی گئی ہے کہ علم غیب کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لہذا یہ قطعاً ممکن ہے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا علم غیب جانے نہ کوئی مقرب فرشتہ نہ کوئی مرسل نبی نہ کوئی عبادت گزار ولی اور نہ کوئی امام متبوع۔ ان میں سے کسی کے پاس بھی غیب کا علم نہیں ہے۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ کسی رسول کے پاس غیب کی کچھ خبریں وحی کے ذریعہ بھیج دے تو اسے ان کا علم ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو متعدد مرتبہ کفار و مشرکین کے مکر اور ان کی سازشوں سے باخبر کیا اور آپ کو قیامت کی نشانیوں سے بھی مطلع کیا۔

تھیلیوں کو پڑھنا، ہاتھوں کی لکیروں اور اس کے ذریعہ مستقبل کا حال بتانا، پانی بھرے پیالہ میں غور سے دیکھ کر یا ستاروں کی مدد سے پیشین گوئی کرنا، کہانت اور جادو گری کے ذریعہ غیب کی خبروں کا دعویٰ کرنا یہ تمام چیزیں سراسر جھوٹ اور مکر ہیں۔ ایسا کرنے والا کافر ہے۔

اگر دھوکہ باز جادو گر اور شعبدہ باز گم شدہ چیزوں یا بعض بیماریوں کے اسباب کے بارے میں صحیح معلومات فراہم کر دیں تو یہ ان کی غیب دانی نہیں ہوتی بلکہ وہ یہ معلومات جن اور شیاطین سے حاصل کرتے ہیں۔ بعض ضعیف العقیدہ لوگ قیافہ شناسوں اور نجومیوں کے پاس جا کر ان سے اپنے مستقبل اور اپنی شادی اور ہونے والی بیوی وغیرہ کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ ایسا کرنا سراسر حرام ہے۔ اور علم غیب کا مدعی اور اس کی تصدیق کرنے والا دونوں مشرک و کافر ہیں۔ یہی حال اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والے برجون کو ان مقاصد کے لئے دیکھنے یا مدعیان غیب سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کر کے ان سے آئندہ پیش آنے والے امور کے بارے میں دریافت کرنے کا ہے۔ غرض یہ کہ علم غیب کے مدعی سے کچھ پوچھنا اور اس کی تصدیق کرنا سراسر حرام اور کفر ہے۔

### جادو، کہانت اور قیافہ شناسی :

جادو میں منتر، دواؤں، کلام اور دھونی کا عموماً استعمال ہوتا ہے۔ جادو کی حقیقت مُسَلَّم ہے۔ جادو دلوں اور جسموں کو متاثر کرتا ہے اور انسانوں کو مریض بناتا انہیں قتل کرتا اور میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے۔ جادو گناہ کبیرہ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: سات ہلاکت کردینے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے ان میں اللہ کے ساتھ شرک اور جادو کا بھی ذکر فرمایا

(سرواہ البخاری)

جادو کے اندر شیطانوں سے مدد لی جاتی ہے۔ ان کے پسندیدہ کاموں کے ذریعہ ان کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے تاکہ وہ ان جادو گروں کی خدمت بجالائیں۔ جادو میں علم غیب کا دعویٰ بھی پایا جاتا ہے، جو کہ سراسر کفر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (اَتَّبِعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يَفْلَحُ

السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى" انہوں نے جو کچھ بنایا وہ محض جادو گر کا تماشہ ہے اور جادو گر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔" جادو گر کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ثابت ہے۔ حیرت کا مقام ہے کہ آج ہمارے درمیان لوگ جادو کو بہت معمولی بات سمجھتے ہیں، بلکہ کبھی کبھی تو اسے قابل فخر آرٹ اور فن شمار کیا جاتا ہے اور جادو گروں کو ایوارڈ سے نوازا جاتا ہے۔ جادو گری کی محفلیں اور مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں، جس میں ہزاروں کی تعداد میں ہمت افزائی کرنے والے تماشہ بین لوگ شریک ہوتے ہیں۔ درحقیقت عقیدہ کے باب میں یہ ایک بہت بڑا تساہل اور عظیم غفلت ہے۔

### ایمانی غیرت کا ایک واقعہ:

جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کسی امیر کے پاس گئے تو دیکھا کہ اس کے سامنے ایک جادو گر ہاتھ میں تلوار لئے اپنا کھیل دکھا رہا ہے اور لوگوں کو یہ تاثر دے رہا ہے کہ وہ سرتن سے جدا کر کے جوڑ سکتا ہے۔ دوسرے دن (جندب) رضی اللہ عنہ چادر اوڑھے اور اس کے اندر تلوار چھپائے خلیفہ کے دربار میں داخل ہوئے۔ دیکھا کہ وہی جادو گر آج بھی تلوار کے کھیل دکھا رہا ہے، لوگ اس کا کمال دیکھ کر مسحور اور سخت حیرت میں ہیں۔ جندب رضی اللہ عنہ اس کے قریب جا کر اچانک اپنی چادر سے تلوار نکال کر اس کی گردن قلم کر دی، اس کا سراڑ کر دوڑ جا پڑا، جادو گر زمین پر گر گیا اس کے بعد جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جادو گر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار کے ذریعہ قتل کر دیا جائے۔ پھر جادو گر کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں **أَحْيِ نَفْسَكَ أَحْيِ نَفْسَكَ** "اپنے آپ کو زندہ کر! اپنے آپ کو زندہ کر"

### کہانت:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں (مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَصَدَهُ بِسَائِقُولٍ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ ﷺ) "جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی کہی ہوئی باتوں کو سچ مان لیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سے کفر کیا" (مرہواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ و الدارمی)

اسلامی بھائیو: ہمیں اپنے ایمان و عقیدہ کی سلامتی کے لئے توحید کی حقیقت کو سمجھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں توحید خالص کی نعمت عطا فرمائے اور ہمیں ہر قسم کے شرک و شر سے محفوظ رکھے، آمین۔

بشکریہ : [www.islamdawah.com](http://www.islamdawah.com)